بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن، وَالصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْم وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن.

فجرکی ۲ رکعت سنت

فجرکی ۲ رکعت سنت کی اھمیت:

ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ فرض نمازوں کے ساتھ سنن ونوافل کا بھی خاص اہتمام کرے تا کہ اللہ تعالیٰ کا قرب بھی حاصل ہوجائے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا کہ بندہ نوافل کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے قریب ہوتا جاتا ہے۔ (بخاری) نیز اگر خدانخواستہ قیامت کے دن فرض نمازوں میں کچھ کمی نکلے تو سنن ونوافل سے اسکی تکمیل کردی جائے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا ہے کہ قیامت کے دن آدمی کے اعمال میں سے سب سے پہلے فرض نماز کا حساب لیا جائیگا، اگر نماز درست ہوئی تو وہ کامیاب وکامران ہوگا اور اگر نماز درست نہ ہوئی تو وہ ناکام اور خسارہ میں ہوگا۔ اور اگر کچھ نماز میں کمی پائی گئی تو ارشادِ خداوندی ہوگا کہ دیکھو اس بندے کے پاس کچھ نفلیں بھی ہیں جن سے فرضوں کو پورا کردیا جائے، اگر نکل آئیں تو ان سے فرضوں کی تکمیل کردی جائیگی۔ (ترمذی، ابن ماجہ، نسائی، ابوداؤد، مسند احمد)

دن رات میں ۱۲ رکعت سنن مؤکدہ ہیں (۲ رکعت نمازِ فجر سے قبل، ۴ رکعت نمازِ ظہر سے قبل، ۲ رکعت نمازِ ظہر کے بعد، ۲ رکعت نمازِ مغرب کے بعد اور ۲ رکعت نمازِ عشاء کے بعد)۔ البتہ نبی اکرم ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں امت مسلمہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تمام نمازِ سنن میں سب سے زیادہ اہمیت فجر کی ۲ رکعت سنتوں کی ہے، جیسا کہ بعض احادیث مندرجہ ذیل ہیں:

حضرت عائشہ ؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: فجر کی دو رکعت (سنتیں) دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے اس سے بہتر ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ دو رکعتیں پوری دنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔ (مسلم)

حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ فجر کی سنتوں سے زیادہ کسی نفل کی پابندی نہیں فرماتے تھے۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: فجر کی دو رکعت (سنت) نہ چھوڑو اگرچہ گھوڑوں سے تم کو روندیا جائے۔ (ابوداؤد)

حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ظہر سے پہلے ۴ رکعت اور فجر سے پہلے ۲ رکعت کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔ (بخاری)

فجر کی جماعت شروع ہونے کے بعد ۲ رکعت سنت :

علماء کرام کا اتفاق ہے کہ نمازِ فجر کے علاوہ اگر دیگر فرض نمازوں (ظہر، عصر، مغرب اور عشاء) کی جماعت شروع ہوجائے تو اس وقت اور کوئی

نماز حتی کہ اس نماز کی سنتیں بھی نہیں پڑھی جاسکتی ہیں۔ البتہ فجر کی سنتوں کے سلسلہ میں علماء کی دو رائے ہیں، اور یہ دونوں رائے صحابہ کرام کے زمانے سے چلی آرہی ہیں، جیسا کہ امام ترمذیؒ نے اپنی کتاب میں اس کا ذکر کیا ہے۔ (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۸۲)

پہلی رائے کے مطابق :

فجر کی سنتوں کا حکم بھی دیگر سنتوں کی طرح ہے کہ جماعت شروع ہونے کے بعد سنت کی ادائیگی نہیں۔ اس رائے کے لئے بنیادی طور پر حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث کو دلیل میں پیش کیا جاتا ہے جس میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب جماعت شروع ہوجائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی اور نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے۔ (ترمذی۔جلد ۲ صفحہ ۲۸۲) (دوسری رائے کے نقطۂ نظر کے مطابق اس حدیث کا صحیح مفہوم مضمون کے آخر میں مذکور ہے، غرضیکہ حدیث کے نص کو سمجھنے میں علماء کی رائے مختلف ہیں)۔

دوسری رائے کے مطابق :

فجر کی سنتوں کی اہمیت کے پیش نظر، جماعت شروع ہونے کے بعد بھی حضرات صحابہ کرام یہ سنتیں پڑھ کر جماعت میں شریک ہوا کرتے تھے۔ لہذا اگر نماز کی دوسری رکعت مل جانے کی قوی امید ہو تو جہاں جماعت ہو رہی ہے اس سے حتی الامکان دور فجر کی دو رکعت سنت پڑھکر نماز میں شریک ہوں۔ جس کے لئے مندرجہ ذیل دلائل ہیں :

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کا عمل:

حضرت عبداللہ بن ابی موسی فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ہماری مسجد میں تشریف لائے تو امام فجر کی نماز پڑھا رہا تھا، آپ نے ایک ستون کے قریب فجر کی سنتیں ادا فرمائیں چونکہ وہ اس سے پہلے سنتیں نہیں پڑھ سکے تھے۔۔۔۔ اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے تمام راوی مضبوط ہیں۔ (مجمع الزوائد ج ۱ ص ۷۵)

حضرت عبد اللّٰہ بن عباسؓ کا عمل:

حضرت ابوعثمان انصاری فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ تشریف لائے جب کہ امام فجر کی نماز پڑھا رہا تھا اور آپ نے فجر کی دو رکعت سنتیں نہیں پڑھی تھیں، تو پہلے انہوں نے دو رکعتیں پڑھیں پھر جماعت میں شامل ہوکر فجر کی نماز پڑھی۔ (اثار السنن ج ۳ ص ۳۳، طحاوی، الرجل یدخل المسجد والامام، صَحَّحَه النِّیمَوِی)

حضرت عبد اللّٰہ بن عمرؓ کا عمل:

حضرت محمد بن کعبؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ گھر سے نکلے تو فجر کی نماز کھڑی ہوگئی تھی، آپ نے مسجد میں داخل ہونے سے پہلے ہی دو رکعتیں پڑھیں پھر با جماعت نماز پڑھی۔ (طحاوی، الرجل یدخل المسجد والامام، اسنادہ حسن)

حضرت ابو الدرداءؓ کا عمل:

حضرت ابوالدرداءؓ مسجد میں تشریف لائے تو لوگ فجر کی نماز کے لئے صفوں میں کھڑے تھے، آپ نے مسجد میں ایک طرف دو رکعتیں پڑھیں پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک ہوئے۔ (طحاوی، الرجل یدخل المسجد والامام)

دور فاروقی میں صحابہ کا عمل:

حضرت ابوعثمان مہدی فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمر بن الخطابؓ کے دور میں فجر سے پہلے کی دو رکعتیں پڑھے بغیر آیا کرتے تھے، جب کہ حضرت عمر فاروقؓ نماز پڑھا رہے ہوتے، ہم مسجد کے آخر میں دو رکعتیں پڑھ لیتے، پھر لوگوں کے ہمراہ نماز میں شریک ہوجاتے۔ (طحاوی، الرجل یدخل المسجد والامام)

ان جلیل القدر حضرات صحابہ کرام کے عمل سے معلوم ہوا کہ اگر نمازِ فجر کی جماعت مل جانیکی توقع ہے تو مسجد میں ایک طرف سنتیں پڑھ کر جماعت میں شریک ہونا چاہئے۔

اس موضوع پر مزید تحقیق کے لئے میں امام علی بن ابی بکر الہیثمی کی حدیث کی مشہور و معروف کتاب: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد / بـــاب اذا اقیـمـت الـصلاة هل يصلى غيرها کا خلاصہ ذکر کررہا ہوں۔ مؤلف مذکور نے اس باب کا نام رکھا ہے: اگر نماز شروع ہوجائے تو کیا کوئی نماز ادا کی جاسکتی ہے؟ اس موضوع سے متعلق سب سے مستند حدیث میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا عمل ذکر کیا گیا ہے: وہ اگر سنتیں پڑھے بغیر مسجد پہونچتے تو ستون کے قریب فجر کی سنتوں کو ادا فرماتے پھر جماعت میں شریک ہوتے۔ (متفقہ طور پر یہ حدیث صحیح ہے)۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ان جلیل القدر صحابہ میں سے ہیں جن سے خلفاء راشدین و دیگر بڑے بڑے صحابہ کرام مسائل میں رجوع فرماتے تھے۔ ان کے علم وفقاہت کی صحابہ کے درمیان عام شہرت تھی۔ نیز ان کو حضور اکرم ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنے کا والہانہ جذبہ وشوق تھا۔

اس حدیث کے بعد چند احادیث ذکر کی گئی ہیں جو یا تو ضعیف ہیں جن کے ضعف کا ذکر خود مؤلف مذکور نے کیا ہے۔ یا اس کا مطلب دوسرا ہے کہ جس سے احادیث کے درمیان بظاہر تضاد بھی نہ رہے، مثلاً حضرت ابوموسیٰ کی روایت: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ فجر کی نماز قائم ہونے کے وقت فجر کی سنتیں ادا کررہا ہے تو آپ ﷺ نے اس کے کندھے پر ہاتھ سے اشارہ کیا کہ کاش اس نے سنتیں اس سے پہلے ہی ادا کرلی ہوتیں۔ اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ فجر کی نماز شروع ہونے کے بعد سنت ادا ہی نہیں کرسکتے، بلکہ بہتر وافضل طریقہ کی طرف آپ ﷺ نے رہنمائی فرمائی کہ فجر کی جماعت شروع ہونے سے قبل ہی سنتوں سے فارغ ہوجاتا، جس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔

بہرحال ان احادیث سے یہ بات ضرور واضح ہوئی کہ حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں صحابہ کرام فجر کی نماز کھڑی ہوجانے کے بعد بھی فجر کی دو رکعت سنت ادا کرلیا کرتے تھے، اگر وہ پہلے سے ادا نہ کرسکے ہوں۔

حضرت ابوھریرہؓ کی حدیث کا صحیح مفہوم:

ارشاد نبی ﷺ ہے کہ جب نماز شروع ہوجائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی اور نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے۔ (ترمذی۔ جلد ۲ صفحہ ۲۸۲) یقیناً صحیح حدیث ہے مگر دیگر احادیث وصحابہ کرام کے عمل کو سامنے رکھتے ہوئے یہ ہی کہا جائے گا کہ اس کا تعلق فجر کی نماز کے علاوہ دیگر نمازوں سے ہے،

کیونکہ شریعت میں فجر کی دو رکعت سنتوں کی جو اہمیت ہے وہ دیگر سنن کی نہیں۔

دوسری بحث:

اگر سنتیں پڑھ کر جماعت میں شریک ہونا ممکن نہ ہو تو سنتیں چھوڑ دے اور جماعت میں شریک ہو جائے، پھر حکم نبوی کے مطابق (اگر ان سنتوں کو پڑھنا چاہے تو) سورج نکلنے کے بعد ان سنتوں کی قضا پڑھ لے، فجر کی نماز کے بعد یہ سنتیں نہ پڑھے چونکہ نبی اکرم ﷺ نے فجر کے بعد سے لے کر آفتاب تک نماز پڑھنے سے روکا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے فجر کی دو رکعتیں نہ پڑھی ہوں وہ سورج نکلنے کے بعد پڑھ لے۔(ترمذی، قال الحاکم صحیح علی شرط الشیخین)

امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ انہیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی فجر کی دو رکعتیں فوت ہو گئیں، تو آپ نے سورج نکلنے کے بعد انہیں قضا پڑھا۔ (مؤطا مالک، ماجاء فی رکعتی الفجر)

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صبح کی نماز پڑھ کر کوئی اور نماز پڑھنے سے رُکے رہو تا آنکہ آفتاب طلوع ہو کر بلند ہو جائے۔ (بخاری، مسلم)

مذکورہ بالا احادیث سے صراحتاً معلوم ہوا کہ اگر فجر کی سنتیں چھوٹ جائیں تو سورج نکلنے کے بعد پڑھی جائیں، لیکن بعض احباب فجر کے فرائض سے فارغ ہوتے ہی پڑھ لیتے ہیں اور دلیل میں حضرت ابو موسیٰ کی روایت پیش کرتے ہیں جو کہ مرسل ہے جس کی سند متصل نہیں ہے، جیسا کہ خود امام ترمذی جنہوں نے یہ روایت ذکر کی ہے، فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مرسل ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نماز فجر شروع ہونے سے قبل ہی ۲ رکعت سنتوں کی پابندی کرنے والا بنائے تا کہ شریعت میں جو اصل مطلوب ہے اس پر عمل ہو جائے۔

محمد نجیب قاسمی، ریاض (najeebqasmi@yahoo.com)